سوال

(346) کیا تکبیر کے بعد دعاء ثابت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز جمعہ کے بعد امام صاحب نے فرمایا کہ مؤذن اقامت کو مکمل پڑھ لے تو تم کوئی ایسی دعا نہ پڑھو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو۔ کتاب وسنت میں وارنہ ہو۔ اور جب مؤذن اقامت میں اللہ کا زکر کرے تو تم بھی اللہ کا زکر کرو اور پھر امام کے کہنے تک خاموش رہو آج ہم امام صاحب کی ان باتوں کے متعلق آپس میں گفتگو کررہے ہیں۔ ارامید ہے کہ آپ اس سلسلے میں جلد راہنمائی فرمایئں گے تاکہ ہمیں اطمینان نصیب ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سنت یہ ہے کہ اقامت سننے والا بھی وہی کلمات کہے جو اقامت کہنے والا کہتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک طرح سے دوسری آذان ہے۔ اس کا بھی آذان کی طرح جواب دینا چاہیے۔ اور تکبیر کہنے والا جب (حی علی الصلوٰۃ) اور (حی علی الفلاح) کہے تو سننے والے کو اس کے جواب میں کہنا چاہیے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)) تکبیر کہنے والا جب (قد قامت الصلاۃ) کہے تو اس کے جواب میں (قد قامت الصلوٰۃ ہی کہنا چاہیے اور (اقامها اللہ وادامها) نہیں کہنا چاہیے کیونکہ جس حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں وہ ضعیف ہے۔ اور صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

«اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مايقول» (صحيح بخاري)

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔''

یہ ارشاد اذان اور اقامت دونوں کےلئے ہے کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک کو اذان کہا جاتا ہے۔ تکبیر کہنے والا جب (لا الہ الا اللہ) کہے تو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھنا چاہیے اور پھر یہ دعا:

«اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلوة القائمة آت محمداً الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته حلت له شفاعتي يوم القيامة» (صحيح بخاري ح:٦١٤)

پڑھے جس طرح آذان کے بعد درود شریف اور یہ دعاء پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ اقامت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کوئی زکر یا دعاء نہیں جس کا پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت ہو۔ وباللہ التوفیق (وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم)) (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر330

محدث فتویٰ